اسلام اور انسانی حقوق کیا ہے

اس سوال کے پیچھے سب سے بڑا نقطہ یہ ہے اور جس کی وضاحت ضروری ہے کہ ہمارے مطابق اسلام نہ تو انسانی حقوق کا بہت بڑا حامی ہے اور نہ ہی کوئی مخالف بلکہ اس پورے پروگرام و مہم کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان کا رشتہ متلازم اور مشروط ہے اور بہت سارے خارجی اور داخلی عناصر پر مبنی ہیں جس پر بحث کی جاسکتی ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔

دوسرے بڑے مذہبی اور تہذیبی روایتوں کی طرح اسلام بھی ایک ایسا مذہب ہے جس کا انسانی حقوق اور اس کے وقار پر کافی زور ہے اور انسانی وقار کی بقا کے لئے یہ ایک بنیاد فراہم کرتا ہے لیکن اسلام کے نزدیک انسان کا اپنا ایک الگ مختلف تصور ہے، لیکن ان ساری روایتوں کے جو بعد اور زاویہ ہیں وہ مذہب کے ماننے والوں کی خود ایجاد کردہ ہے اور اس پر تنقیدی نظر رکھنی چاہیئے کیونکہ ان مختلف روایتوں میں بہت سارے اندرونی اور دائمی اختلافات موجود ہیں، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں انسانی حقوق اور اس کے حقائق کو لے کر جو لوگوں کے خیالات اور تصور ہیں ان میں صرف مماثلت یا اختلاف ہی نہیں بلکہ اس بات کے بھی مواقع ہیں کہ ان میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

عام لوگوں کے خیال میں انسانی حقوق کا جو پورا پورا Framework ہے وہ انسانیت کا ایک عالمی سیکولر تصور ہے اور دنیا کے ہر انسان کے حقوق کی تحفظ و بقا کے لئے خود میں ایک مہم ہے، انسانی حقوق کو لے کر جو لوگوں کا یہ تصور بنا ہے اس میں کافی حد تک مغربی سماج اور معاشرہ کے خیالات و افکار اور تجربہ کی دین ہیں اور خاص کر یہ افکار اٹھارہویں صدی میں ابھر کر سامنے آئے ہیں اور اسی افکار و تجربہ نے موجودہ انسانی حقوق کو لے کر جو بحث چھڑی ہے اسے ایک خاص سمت اور جہت دی ہے۔اس اٹھارہویں صدی کے افکار و تجربہ کا پورا محور تھا لوگوں کے حقوق کی ریاستی حقوق کے تئیں اس کی حفاظت کرنا، یہ اسی طرح ہوا جیسا کہ نوآبادیاتی کی وجہ سے پوری قومی ریاست کا جو تصور تھا وہ پورے عالم میں رائج ہوگیا اور آج پوری دنیا میں سب سے نمایاں اور مقبول سیاسی نظام بن چکا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ انسانی حقوق کا جو نظریہ ہے اسے پورے عالم میں کیسے مقبولیت مل سکتی ہے اور انسانی معاشرہ میں جو دائمی تہذیبی اور مذہبی اختلافات ہیں ان کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کا پوری دنیا میں کس طرح سے نفاذ کیا جاسکتا

ہے۔

یہ کچھ اہم سوالات ہیں جن پر اس پروگرام کا خصوصی زور ہے اور ہم اس کے ذریعہ اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان جو پیچیدہ تعلقات ہیں ان کو سمجھنے کی کوشش کررہے ہیں، اس کے جو کچھ اہم پہلو ہیں ان کا خلاصہ ہم ذیل میں یوں کرسکتے ہیں۔

☆ دنیا کے دوسرے بڑے مذاہب کی طرح اسلام کے کچھ عناصر کا بھی انسانی حقوق کے کچھ اہم اصولوں سے مطابقت نہیں ہے، مثال کے طور پر یہ انسانی حقوق کا ایک اہم اصول ہے ''کسی کے ساتھ کسی بھی بنیاد پر امتیاز نہ برتنا'' جس کا اسلام کے عنصر سے مطابقت نہیں ہے، اسلامی سیاسی مفکرین نے شریعہ میں جو سماجی اچھائیاں ان کو تو مرتب کرلیا ہے اور ان کا اس شریعت کے بارے میں خیال ہے کہ وہ وحی الٰہی ہے، یہ اسلام کی ظاہری غیر مطابقت کو انسانی حقوق جو ایک سیکولر اور عالمی تصور ہے، پوری طرح نمایاں کردیتا ہے، مذہب اور انسانی حقوق کے درمیان جو تناؤ ہے وہ اسلامی ممالک میں اور بھی نمایاں ہے کیونکہ وہاں کے سماج میں اسلام کا ایک اہم رول ہے اور لوگوں کی ذاتی اور عام زندگی دونوں میں ہی اسلام کا دخل ہے اور یہ حال ان ممالک میں بھی ہے جو سیکولر ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

☆ انسانی حقوق کا جو عالمی نظام اور اس کی جو تحریکیں ہیں وہ ہمہ وقت اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ ان اقدار واحکامات کو بین الاقوامی قوانین کے تحت لازمی بنایا جائے، لیکن کوئی ایسا معقول بین الاقوامی مکینزم نہیں ہے جس کے ذریعہ اس کا نفاذ کیا جائے اور انسانی حقوق کے معیار کو ایک قانونی درجہ دے سکے، یہ ان تنظیموں اور تحریکوں کے لئے ایک سب سے بڑا سوال ہے کہ عام لوگوں کو اس بات پر کیسے آمادہ کیا جائے اور ان کے درمیان کیسے ایک رائے بنائی جائے تاکہ وہ اپنی حکومت پر خود زور ڈالیں کہ انسانی حقوق کا نفاذ کریں اور اس کی کوشش کریں، اس بات کا پورا پورا خدشہ ہے کہ اس طرح کی کسی بھی طرح کی کوشش کی حکومت کی جانب سے مخالفت ہوگی، اس لئے انسانی حقوق کی تشہیر کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو یہ بتائے کہ حکومت اس کی مخالفت میں مذہب کا سہارا لے سکتی ہیں، اور لوگوں تک یہ بات پہنچائی جانی چاہئے کہ حکمراں طبقہ ''مذہب'' اور اسلام کو بنیاد بنا کر انسانی حقوق کے اقدار کی لازمیت اور معتبریت کی تردید اور مذمت کریں گے۔

☆ مغربی طاقتوں میں انسانی حقوق کا جو مغربی تصور ہے اس کو ایک بنیاد بنا کر اسلامی ممالک پر اپنا تسلط قائم کر رکھا ہے اور اسی کے ذریعہ یہ مغربی طاقتیں ان کا مستقل استحصال کررہی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس اسلامی معاشرہ

میں انسانی حقوق کی کسی بھی تحریک کا مطلب ہے روایتی اسلامی اقدار کو نظر انداز کر کے مغربی اقدار کو نفاذ کرنے کی کوشش۔

Islam & Human Rights Program کا مقصد ہے اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان جو نظریاتی اور تصوراتی طور پر تناؤ کا راستہ ہے اس میں ایک مفاہمت کی راہ تلاش کرنا۔

اس پوری کوشش کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ مسلم معاشرہ میں انسانی حقوق کی جو بنیادیں ہیں ان کے بارے میں ان کو اپنانا اور ان کے درمیان اس کی معتبریت قائم کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کو اس کی ترغیب دینا یہ وہ ان حقوق کو مذہبی اور تہذیبی روایت کا ایک اہم جز سمجھیں اور اس غلط فہمی کو دور کریں کہ یہ صرف اور صرف ایک مغربی اقدار کو نفاذ کرنے کی کوشش ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان پروگرام کا مقصد ہے مسلمانوں کا اس میدان میں تعاون کرنا اور ان کو اس مہم میں شامل کرنا تا کہ وہ انسانی حقوق کی ایک اسلامی نظریہ سے توسیع کریں۔

اس پوری کوشش میں یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ اسلام میں کیا عام اور کیا خاص ہیں، اور دونوں کا آپس میں کیا تعلق ہے، ایک طرف یہ کافی گمراہ کن بات ہوگی کہ ہم اسلام جیسے بڑے مذہب کو یہ سمجھ لیں کہ ہر طرح سے ایک ہی چیز ہے، اور اس میں پوری پوری یک سنگی ہے یا ہم سمجھ بیٹھیں کہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں کافی مماثلت ہے اور اس کا انسانی حقوق کو لے کر کوئی سیکولر تصور بھی ہے، اسی طرح یہ بھی ماننا صحیح نہیں ہوگا کہ اسلام میں داخلی طور پر کوئی وحدت یا یک سنگی نہیں ہے، یا یہ کہ دوسرے نظام یا مذہبی اقدار سے کوئی مطابقت نہیں ہے۔

ہم دونوں حدوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک متوازن نظریہ کی تلاش میں ہے جو اسلام کو اس کے مختلف تناظر میں سمجھے اور اس کی پوری معنویت میں اس Framework کا مطالعہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان ایک تخلیقی مذاکرات کے شروعات کی بھی کوشش جاری ہے۔

بالآخر پروگرام کا مقصد ہے کہ بڑے بڑے اور مقبول دانشور حضرات کو اس مہم میں شامل کرنا تا کہ وہ اسلامی معاشرہ میں انسانی حقوق کی توسیع کرسکیں، ہمارے علمی اور عملی میدان کے درمیان ایک باہمی اور فائدہ مند تعلقات کافی ضروری ہیں اگر ہم مسلم معاشرہ میں انسانی حقوق کی حفاظت چاہتے ہیں۔

ہمارے پروگرام اور Website کا مقصد ہے اس فلسفہ میں تشیع کرنا جسے ہم دانشوری برائے سماجی تبدیلی کہتے ہیں۔